107

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو ۲ پیسے

جلد ۲۵	۱۶ شعبان ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو وزارتوں کے صوبوں میں مسلمانوں کی مظلومیت

سٹر اے۔ کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ان صوبوں کے مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے جہاں ہندو وزارتیں برسر حکومت ہیں۔ اور مسلمان اقلیت میں ہیں۔ جس درد اور غم کا اظہار کیا ہے۔ وہ تمام مسلمانان ہند کو بے چین کر دینے والا ہے۔ اگر تھوڑے ہی عرصہ میں ان صوبوں کے مسلمانوں کی مظلومیت حد سے نہ گزر جاتی۔ تو ہو نہیں سکتا تھا۔ کہ صوبۂ بنگال کا چوٹی کا مسلمان سیاسی لیڈر جسے وزارت عظمٰی کی ذمہ واریوں کے اٹھانے کے قابل سمجھا گیا اور جو اس وقت اپنے صوبہ کے سیاسی معاملات میں گورنر کے بعد سب سے زیادہ ذمہ وار سمجھا جاتا ہے۔ یہ کہنے پر مجبور ہوتا۔ کہ:-

"اگر ہندو کانگرس وزارتوں نے اپنے اپنے صوبہ میں مسلم کشی کی حکمت عملی کو جاری رکھا۔ تو میں اس پلیٹ فارم سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں بنگال میں اس روش کا انتقام لوں گا۔ خواہ اس کوشش میں میری جان چلی جائے"

ان الفاظ کی اہمیت اس وقت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ خیال کیا جائے۔ کہ صوبۂ بنگال ہندوستان میں انارکسٹوں کی وجہ سے سب سے زیادہ بدنام ہے۔ ان حالات میں اس قسم کا اعلان کوئی معمولی بات نہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ان صوبوں میں جہاں کانگرس برسر حکومت ہے اور مسلمان اقلیت میں ہیں۔ اب ازسر گزشت والا معاملہ ہو چکا ہے۔ مثال کے طور پر صوبہ سی۔ پی کے ایک تازہ جلسہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو ہندوؤں نے حال ہی میں مسلمانوں کے خلاف منعقد کیا۔ جس میں انہوں نے اپنے نزدیک "اہم ریزولیوشن" مگر مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے نہایت افسوسناک پاس کئے۔ ان میں سے ایک اس مطلب کا ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے مرکزی اسمبلی میں جو یہ بل پیش ہے۔ کہ اگر کوئی لاوارث مسلمان مر جائے۔ تو اس کی جائداد پر گورنمنٹ نہ قبضہ کرے۔ بلکہ مسلمانوں کے کسی ذمہ وار ادارہ کے حوالے کی جائے۔ اس کی سخت مخالفت کی گئی۔ اور وائسرائے سے درخواست کی گئی۔ کہ اس بل کی منظوری نہ دیں۔ ورنہ ہندو بھی اس قسم کا مطالبہ کریں گے۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ نہایت قلیل التعداد مسلمانوں کے متعلق اکثریت اور برسر اقتدار اکثریت کی کیا ذہنیت ہے۔ اول تو ہندوؤں کو مسلمانوں نے اس قسم کا بل پیش کرنے سے کب روکا۔ پھر لاوارث مسلمان کی جائداد اگر حکومت کی بجائے مسلمانوں کے پاس ہی رہے۔ تو اس میں ہندوؤں کا کیا بگڑتا ہے۔ مگر نہیں۔ ہندو بڑی دور اندیش قوم ہے۔ جب ہندوؤں کے مدنظر ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنا ہے۔ اور جہاں جہاں کانگرس قابض ہو رہی ہے۔ وہاں وہ یہی جلوہ دکھا رہے ہیں۔ تو ہندو اور حکومت ایک ہی چیز کے دو نام ہوئے اور لاوارث مسلمانوں کی جائداد کے حکومت کے قبضہ میں نہ آنے کا مطلب یہ ہوا۔ کہ ہندوؤں کے قبضہ میں آنے کی بجائے وہ جائداد مسلمانوں کے قبضہ میں ہی رہا۔ اور اس طرح ان کے مٹنے میں کچھ زیادہ دیر لگے گی۔ اس کے سوا اس بل کی مخالفت کرنے کی اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اور یہ وجہ ایسی ہے۔ جو ہر مسلمان کہلانے والے اور اپنے مذہب اور قوم سے ہمدردی رکھنے والے کو لرزہ براندام کر دینے کے لئے کافی ہے۔

دوسرے ریزولیوشن میں بندے ماترم گیت کے خلاف مسلمانوں کی صدائے احتجاج کی مذمت کی گئی ہے۔ اور اسے موزوں ترین قومی گیت قرار دیا گیا ہے۔ یہ بھی محض مسلمانوں کو چڑانے اور ان کے مذہبی اور قومی جذبات کو مجروح کرنے کے لئے ہے۔ ورنہ بندے ماترم کا گیت ویدوں کے منتر نہیں۔ کہ اس کا ترک کرنا ناممکن ہو۔ اس میں جب مسلمانوں کے خلاف سخت نفرت و حقارت پیدا کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں نہایت مشرکانہ باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جن کا تصور بھی مسلمانوں کے لئے سخت ناگوار ہے۔ تو یہ کہاں کی رواداری اور وطن پرستی ہے۔ کہ مسلمانوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ بھی ضرور اس گیت میں شریک ہوں۔ اور اسے سرکاری گیت قرار دیکر مسلمان ارکان اسمبلی کے مونہہ میں زبردستی ٹھونسا جائے۔ لیکن کانگرسی ہندو اپنی اکثریت کے بل بوتے پر ایسا کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور عام ہندو ان کی پرزور تائید و حمایت کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ایسی بات کے متعلق جس کے ترک کرنے سے ہندوؤں کا قطعاً کوئی نقصان نہیں۔ اور جسکے اختیار کرنے سے مسلمانوں کی سخت دلآزاری ہوتی ہے جب ہندوؤں کا یہ طریق عمل ہے۔ تو وہ جو باتیں اپنے لئے مفید سمجھتے ہیں۔ ان کے متعلق مسلمانوں کے جذبات کو کچلنے سے کب دریغ کر سکتے ہیں؟

۲۴۴ ان قراردادوں سے بھی عجیب تر بات یہ ہے۔ کہ اس جلسہ میں تقریر کرنے والوں نے اس امر پر بہت زور دیا۔ کہ "ہندو دھرم اور قوم پرستی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں" گویا کانگرس کا ہندوؤں کی طرف سے

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست ہائے رائے دہندگان

انڈین لیجسلیٹو اسمبلی ۳۷-۱۹۳۸ء کی تیاری

احباب کو اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستیں تیار ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ تمام جماعتہائے احمدیہ کے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ ان تمام احمدیوں کے نام فہرست رائے دہندگان میں درج کرانے کا پورے طور پر خیال رکھیں۔ جو قواعد کے مطابق رائے دینے کے مجاز ہیں۔ اور کسی ایسے دوست کا نام فہرست میں درج ہونے سے نہ رہ جائے۔ جو رائے دینے کا مستحق ہو:

اس کے لئے تفصیلی ہدایات اخبار الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ جن لوگوں میں مندرجہ ذیل صفات پائی جاتی ہوں۔ وہ رائے دینے کے حقدار ہوں گے۔ بشرطیکہ ان کی عمر اکیس سال سے کم نہ ہو اور کسی عدالت مجاز نے دیوانہ قرار نہ دیا ہو:

مندرجہ ذیل صفات میں سے کم از کم ایک صفت کا ہونا ضروری ہے

(ا) فہرست رائے دہندگان کی تاریخ اشاعت سے بارہ ماہ قبل حلقۂ انتخاب میں ایسی جائداد غیر منقولہ کا مالک ہو۔ جس میں زمین جس پر معاملہ تشخیص ہو شامل نہیں۔ مگر مکان جو اس پر تعمیر کیا گیا ہو۔ شامل ہے۔ جس کی قیمت پندرہ ہزار روپیہ یا جس کے سالانہ کرایہ کی مالیت ۳۳۶ روپے سے کم نہیں ہے۔ اگر ایک شخص کو ایسی جائداد ورثہ میں پہونچی ہو۔ تو جس عرصہ تک اس کا مورث (جس سے ایسے شخص کو جائداد ورثہ میں ملی ہو) مالک رہا ہو۔ وہ عرصہ اس کے جانشین کا متصور ہوگا۔

یا (ب) ایسی زمین کا مالک ہو۔ جس کا تشخیص شدہ معاملہ ایک سو روپے سے سالانہ سے کم نہیں۔

یا (ج) ایسا معافی دار یا جاگیر دار ہو۔ جس کی معافی یا جاگیر ایک سو روپے سالانہ سے کم نہیں:

یا (د) کسی پٹہ کی شرائط کے ماتحت کم از کم تین سال کے لئے کسی ایسی سرکاری زمین کا پٹہ دار یا مزارعہ ہے۔ جس کے لئے کم از کم ایک سو روپیہ سالانہ لگان قابل ادائیگی ہے۔ بشرطیکہ جب قابل ادائیگی رقم فصل بہ فصل تشخیص کی جائے۔ تو سالانہ لگان جو ایسے شخص کو ادا کرنا پڑے۔ وہ فہرست رائے دہندگان کی تاریخ اشاعت سے تین سال ماقبل کے دوران میں قابل ادائیگی رقوم کی سالانہ اوسط شمار ہوگا:

یا (ہ) جس پر فہرست رائے دہندگان کی تاریخ اشاعت سے قبل مالی سال کے دوران میں کم از کم پانچ ہزار روپے کی آمدنی پر انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو:

(ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ قادیان)

احرار کانفرنس بٹالہ کے متعلق ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے کہ احرار بٹالہ میں ۲۳ اکتوبر سے کوئی کانفرنس کر رہے ہیں۔ چونکہ افسران ضلع کی خواہش ہے۔ کہ کوئی احمدی اس کانفرنس میں شرکت نہ کرے۔ تاکہ کسی کے فساد یا نقض امن کرنے کا موقعہ نہ پیدا ہو۔ اس لئے تمام احمدی دوستوں کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ ان میں سے کوئی شخص اس کانفرنس میں ہرگز شامل نہ ہو۔ اور نہ ہی ان کے کسی جلوس میں شرکت کرے۔ خلاف ورزی کرنیوالے سے سخت بازپرس کی جائے گی: ناظر امور عامہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۱۲۵۰	منظور حسین صاحب	ضلع نواب شاہ
۱۲۵۱	دوست محمد خان صاحب	ضلع جہلم
۱۲۵۲	غلام الٰہی صاحب	"
۱۲۵۳	غلام رسول خان صاحب	بارہ مولا (کشمیر)
۱۲۵۴	عبدالغفار خان صاحب	بارہ مولا (کشمیر)
۱۲۵۵	میاں گلا خان صاحب	"
۱۲۵۶	میاں کلو خان صاحب	ضلع مین پوری
۱۲۵۷	Mr. Fung Wing Cheong Sb	Hong Kong
۱۲۵۸	" Ismail "	Singapore.
۱۲۵۹	" Mohammad Zohdi Sb	"
۱۲۶۰	" Hafiz Abdul Razzak Sb	"
۱۲۶۱	Fatimah W/o Ismail Sb	"
۱۲۶۲	Jahara " Sulaiman Sb	"
۱۲۶۳	Mr. Pio Guadagno Sb.	Roma.
۱۲۶۴	" Vittorio Cannizzaro Sb	"
۱۲۶۵	" Yusaf Sahib.	"

ذکر حبیب

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۳۲۔ قبولیت دعا

جنوری ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے کہ ضلع کانپور یو۔پی کے ایک رئیس ولی محمد نام جو ایک عرصہ سے احمدی ہو چکے تھے۔ اور اپنے بیمار بیٹے کی صحت کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خطوط لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے حضور کو لکھا کہ میں مدت سے دعا کرا رہا ہوں۔ مگر اب تک میرے بیٹے کے حق میں دعا قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ آپکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر دعا کی قبولیت کا وعدہ ہے۔ ولی محمد صاحب کے خط کے ساتھ ہی اس جگہ کے ایک احمدی یوسف علی صاحب اٹاوی کا خط بھی اسی مضمون کا آیا کہ اس رئیس کے بیٹے کو اب تک صحت نہیں ہوئی۔ اور مخالف طعن کرتے ہیں۔ ہر دو خطوط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "جواب لکھ دیں کہ خدا کی یہ عادت نہیں کہ ہر ایک دعا قبول کرے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ہاں مقبولوں کی دعائیں بہ نسبت دوسروں کے بہت قبول ہوتی ہیں۔ خدا کے معاملہ میں کسی کا زور نہیں۔ اگر وہ رئیس ایسا ہی بیدل ہے تو چاہیئے کہ اس سلسلہ کی تائید میں کوئی بھاری نذر مقرر کرے۔ جو اس کی انتہائی طاقت کے برابر ہو اور اس سے اطلاع دے۔ اور یاد دلاتا رہے۔" مفتی محمد صادق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہامی مصرع

عفت الدیار محلها ومقامها

انسانی کلام اور خدائی الہام میں توارد اور مابہ الامتیاز

لبید کا ایک مصرعہ

لبید بن ربیعۃ العامری عرب کا ایک مشہور شاعر گزرا ہے۔ اس نے اپنی خوش قسمتی سے اسلام کا زمانہ بھی پایا۔ اور پھر مشرف باسلام ہو کر صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل ہوا۔ اس کا ایک قصیدہ سبعہ معلقہ میں چوتھے نمبر پر درج ہے جس کا پہلا مصرع یہ ہے:-

عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّهَا وَمُقَامُهَا

ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام

یہی مصرعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہاماً نازل ہوا۔ جس میں آپ کو بتایا گیا۔ کہ بعض علاقوں پر ایسی تباہی آئے گی۔ کہ ان کی عمارتیں سب نابود ہو جائیں گی۔ نہ سرائیں باقی رہیں گی۔ اور نہ مستقل سکونت گاہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ زلازلِ عظیمہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی پیشگوئی تھی جو ۱۹۰۵ء میں ایک دفعہ اس وقت پوری ہوئی جب کانگڑہ اور دھرم سالہ میں خطرناک زلزلہ آیا۔ اور طبقات الارض کے محققین نے اعتراف کیا۔ کہ پنجاب میں پچھلے سوا سو برس میں ایسے زلزلہ کی کوئی نظیر نہیں ملتی اور اخبارات نے بھی اس زلزلہ کو قیامت کا نمونہ قرار دیا۔

بے جا اعتراض

مگر جن کی آنکھوں پر تعصب کے پردے پڑے تھے۔ وہ بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لاتے۔ اور اس مقدس انسان کا دامن پکڑتے جس کو خدائے عالم الغیب نے اظہار علی الغیب کے لئے چنا۔ وہ یہ اعتراض کرنے لگے کہ یہ لبید کا ایک مصرعہ ہے۔ اور انسانی کلام ہے۔ اسے خدائی کلام قرار دینا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

عبداللہ بن سعد کا واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جواب میں بتایا۔ کہ لبید ہو یا کوئی اور۔ خدا تعالیٰ ہر شخص کے قول کا وارث ہے۔ اور اسی کی توفیق سے کوئی کلام انسان کے مونہہ سے نکلتا ہے پس اگر اس نے ایسے کلام کو جو ایک وقت کسی انسان کے مونہہ سے نکلوایا۔ بذریعہ وحی القا کر دیا۔ تو اس پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اگر یہ اعتراض جائز ہے۔ تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے۔ کہ قرآن کریم میں یہ جو الفاظ آتے ہیں۔ کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یہ بھی پہلے ایک انسان کے مونہہ سے نکلے تھے۔ یعنی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے مونہہ سے۔ جو ابتدا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب وحی تھا۔ اور پھر محض اس وجہ سے مرتد ہو گیا۔ کہ اس کے مونہہ سے جو فقرہ نکلا تھا۔ وہ بغیر کسی کمی بیشی کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی نازل ہوا۔ روایات میں آتا ہے۔ کہ عبداللہ بن ابی سرح قرآن کریم کی آیات لکھا کرتا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روبرو جس طرح آیت نازل ہوتی۔ اسے لکھواتے تھے۔ ایک دن جب آپ نے وہ آیات لکھوائیں جو خلقاً آخر تک ہیں۔ تو بے اختیار عبداللہ کی زبان سے فتبارک اللہ احسن الخالقین کے الفاظ نکل گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ الفاظ لکھ لو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہی الفاظ مجھ پر نازل فرمائے ہیں۔ یہ سنتے ہی عبداللہ کا ایمان متزلزل ہو گیا۔ اس نے سمجھا اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دعوے میں صادق ہیں۔ تو پھر مجھے بھی ان کی طرح ہی وحی ہوتی ہے۔ اور اگر کاذب ہیں۔ تو پھر ان کے دین میں کوئی بھلائی نہیں۔ چنانچہ وہ مرتد ہو گیا۔ اور مکہ کی طرف چلا گیا۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ وہ چونکہ ایک انسان کے مونہہ سے نکل چکا ہے، اس لئے وحی نہیں کہلا سکتا۔ تو یہی اعتراض قرآن کریم پر بھی عائد ہوگا۔

خدا تعالیٰ کے کلام سے توارد

علاوہ ازیں انسانی کلام کا خدا تعالیٰ کے کلام سے توارد اور بھی بعض مقامات پر ہوا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ ہمیشہ یہ امر فخر کے ساتھ بیان فرمایا کرتے۔ کہ چار باتیں جو میرے مونہہ سے نکلیں۔ وہی خدا تعالیٰ نے بیان فرمائیں۔ پھر امتِ محمدیہ میں ایسے کئی اولیاء گزرے ہیں جن پر مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام نازل ہوئے۔ پس ایسا اعتراض بالکل باطل ہے۔ پھر یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ لبید کے فضائل میں یہ امر داخل ہے کہ اس نے نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا بھی دیکھا۔ اور ۴۱ھ میں ۱۵۷ برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔ پس اگر خدا تعالیٰ کے کلام کا ایک ایسے شخص کے کلام سے توارد ہو سکتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے علم میں مرتد ہونے والا تھا۔ تو اس کے کلام کا ایک بزرگ صحابی کے کلام سے کیوں توارد نہیں ہو سکتا۔ جسے خدا تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ اسلام کی شان و شوکت دیکھنے کی توفیق بخشی۔ درحقیقت اسکی اسی بزرگی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی کہ آخری زمانہ کی نسبت جو یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی۔ کہ ایسی ایسی تباہیاں آنے والی ہیں۔ وہ اسی کے ایک مصرعہ کے الفاظ میں بطور وحی نازل فرمائی۔

انسانی اور خدائی کلام میں مابہ الامتیاز

اس موقعہ پر چونکہ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ پھر خدائی کلام اور انسانی کلام میں مابہ الامتیاز کیا رہا۔ اس لئے یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مابہ الامتیاز یہ ہے۔ کہ شاعر ایک گزشتہ واقعہ بیان کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ انہی الفاظ میں ایک آئندہ واقعہ کی بطور پیشگوئی خبر دیتا ہے۔ مثلاً یہی الفاظ عفت الدیار محلها ومقامها جب لبید رضؓ کے مونہہ سے شعر کے طور پر نکلے۔ تو یہ معجزہ نہ تھے۔ لیکن جب وحی کے طور پر نازل ہوئے۔ تو معجزہ ہو گئے۔ کیونکہ لبیدؓ ایک گزشتہ واقعہ کے حالات پیش کرتا ہے۔ جن کا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کر کے ایک واقعۂ عظیمہ کی جو آئندہ رونما ہونے والا تھا خبر دیتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہے۔ پس یہی کلام جب لبیدؓ کی طرف منسوب کیا جائیگا۔ تو معجزہ نہیں کہلائیگا لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوگا۔ تو بلاشبہ معجزہ ہوگا۔ اسکی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ کے وہ کلمات جو قرآن کریم میں درج ہیں۔ علیحدہ علیحدہ تو وہی کلمات ہیں۔ جو کفار کی زبان پر بھی جاری تھے۔ مگر قرآن کریم میں رنگینیٔ عبارت نظم کلام اور دیگر لوازم کے لحاظ سے وہی کلمات بحیثیت مجموعی ایک معجزہ کے رنگ میں ہو گئے۔

توارد کلام پر بے جا اعتراض

دوسرا اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تصنیف اعجاز المسیح پر بعض معاند یہ کیا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس دو سو صفحہ کی کتاب میں چند فقرے جو چار سطر سے زیادہ نہیں بنتے۔ مقاماتِ حریری اور بعض اور کتب سے مسروقہ ہیں۔ اور بعض کسی قدر تغییر و تبدیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ یہ اعتراض بھی قلتِ تدبر اور کمیٔ فہم کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ بعض محاوراتِ ادبیہ کا کوچہ ایسا تنگ ہے۔ کہ اس میں بعض ادبا کو بعض سے توارد ہو جاتا ہے۔ خود حریری کی کتاب میں بعض آیاتِ قرآنی بطور اقتباس موجود ہیں اسی طرح بعض عبارات ابو الفضل بدیع الزمان کی اس میں بعینہٖ ملتی ہیں اور بعض دوسروں کے اشعار اس میں پائے جاتے ہیں۔ تو کیا اس صورت میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ مقاماتِ حریری سب کی سب مسروقہ ہے متنبی جو ایک مشہور شاعر ہے۔ اس کے دیوان کے ہر ایک شعر کی نسبت بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ دوسرے شاعروں کے اشعار کا سرقہ ہے پس ایسا اعتراض کرنا بتاتا ہے۔ کہ معترضین علم و فہم سے بالکل کورے ہیں۔ اور وہ اس بات کو نہیں جانتے۔ کہ ہزارہا فقرات میں اگر دو چار فقرات بطور اقتباس موجود ہوں۔ یا بعض فقرات کا کسی اور شخص کے فقرات سے توارد ہو جائے تو اس سے بلاغت کی طاقت میں کچھ بھی فرق نہیں آتا۔ دیکھیں سبعہ معلقہ کا ایک شاعر کہتا ہے ع

یقولون لا تھلک اسیً وتجمّل

لیکن دوسرا شاعر کہتا ہے ع

یقولون لا تھلک اسیً وتجلّد

اب ان دونوں میں سے کون چور قرار دیا جائے گا۔ پہلا شاعر یا دوسرا۔

پھر عنترہ کہتا ہے۔

وخیلٍ قد دلفت لھا بخیلٍ
علیھا الاسد تھتصر اھتصارا

عمرو بن معدیکرب کہتا ہے۔

وخیلٍ قد دلفت لھا بخیلٍ
تحیۃ بینھم ضربٌ وجیع

خنساء کہتی ہے۔

وخیلٍ قد دلفت لھا بخیلٍ
فدارت بین کبشیھا رحاھا

اسی طرح وھب بن الحارث بن منھرہ کہتا ہے۔

تبدو اکواکبہ والشمس طالعۃٌ
تجری علی الکأس منہ الصابُ والمقر

لیکن نابغہ کا شعر ہے۔

تبدو اکواکبہ والشمس طالعۃٌ
لا النور نورٌ ولا الاظلام اظلامُ

پھر زبانِ اردو کا ایک گزشتہ شاعر شیخ شرف الدین مضمون کہتا ہے ؎

ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں محبوب کیا
صبرِ ایوب کیا گریۂ یعقوب کیا

لیکن اسی مضمون کو مخلص کاشی نے یوں ادا کیا ہے ؎

در فراقِ تو چہا اے بتِ محبوب کنم
صبرِ ایوب کنم گریۂ یعقوب کنم

ابو الفضل اپنے ایک مراسلہ میں یہ شعر لکھتے ہیں ؎

ولد الزناست حاسد منم آنکہ طالعِ من
ولد الزنا کش آمد چو ستارۂ یمانی
(قصائد نظامی)

لیکن اسی مضمون کا ایک مشہور شعر دیوان متنبی میں بایں الفاظ موجود ہے۔ کہ

وتنکر موتھم وانا سھیلٌ
طلعت لموتِ اولاد الزناء

مرزا محمد رفیع سودا کہتے ہیں ؎

آلودۂ قطراتِ عرق دیکھ جبیں کو
اختر پڑے جھانکیں ہیں فلک پر سے زمیں کو

اس کے مقابلہ میں قدسی کا یہ شعر ہے ؎

آلودۂ قطراتِ عرق دیدہ جبیں را
اختر ز فلک مے نگرد روئے زمیں را

مرزا سودا کا ایک اور شعر ہے ؎

بہار بے سپر جام و یار گزرے ہے
نسیم تیر سی سینہ کے پار گزرے ہے

مگر اسی شعر کی مانند فارسی کے ایک مشہور استاد کہہ چکے ہیں۔ ؎

بہار بے سپر جام و یار مے گزرد
نسیم ہمچو خدنگ از کنار مے گزرد

شیخ سعدی کا شعر ہے ؎

دوستاں منع کنندم کہ چرا دل بتو دادم
باید اول بتو گفتن کہ چنیں خوب چرائی

میر تقی مرحوم کہتے ہیں ؎

چاہنے کا ہم پہ یہ خوباں جو دھرتے ہیں گناہ
ان سے بھی پوچھو کوئی تم اتنے کیوں پیارے ہوئے

ایک فارسی شاعر کہتے ہیں ؎

بہ گردِ تربتم امشب ہجومِ بلبل بود
مگر چراغِ مزارم ز روغنِ گل بود

میر تقی مرحوم اسے یوں ادا کرتے ہیں ؎

جائے روغن دیا کرے ہے عشق
خونِ بلبل چراغ میں گل کے

پھر بقا اللہ خاں بقا کہتا ہے ؎

ان آنکھوں کا نت گریہ دستور ہے
دو آبہ جہاں میں یہ مشہور ہے

اور میر تقی کہتے ہیں ؎

وے دن گئے کہ آنکھیں دریا سی بہتیاں تھیں
سوکھا پڑا ہے اب تو مدت سے یہ دو آبہ

اسی طرح شیخ امام بخش ناسخ اپنے ایک شعر میں کہتے ہیں ؎

مسی آلودہ لب پر رنگِ پاں ہے
تماشا ہے تہِ آتش دھواں ہے

ادھر ایک فارسی شاعر المتخلص بہ بیدل کہتے ہیں ؎

مسی آلودہ بر لب رنگِ پان است
تماشا کن تہِ آتش دخان است

پھر شیخ صاحب کہتے ہیں ؎

ناتوانی سے گراں سرمہ ہے چشمِ یار کو
جس طرح ہو رات بھاری مردمِ بیمار کو

اور ناصر علی کہتا ہے ؎

گو بیند کہ شب بر سرِ بیمار گران است
گر سرمہ بچشمِ تو گران است ازان است

اسی طرح میر تقی کہتے ہیں ؎

اب کر کے فراموش تو ناشاد کرو گے
پر ہم جو نہ ہوں گے تو بہت یاد کرو گے

اور سودا کہتے ہیں ؎

جس روز کسی اور پہ بیداد کرو گے
یہ یاد رہے ہم کو بہت یاد کرو گے

پھر میر کہتے ہیں ؎

چمن میں گل نے جو کل دعوئ جمال کیا
جمالِ یار نے منہ اس کا خوب لال کیا

لیکن سودا کہتے ہیں ؎

برابری کا تری گل نے جب خیال کیا
صبا نے مار طمانچہ منہ اس کا لال کیا

اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی ایک کتاب میں یہ ذیل کی رباعی نقل کرتے ہیں

توھّدُا شنیا بلیل مزارۃٍ
فھم یسعیٰ بینینا بالتباعد
فعانقتہ حتی اتحدنا تعانقاً
فلما اتانا ما رای غیر واحد

یعنے میرے حاسد و بدگو رقیب نے جب ایک دفعہ میرے محبوب کے متعلق یہ گمان کیا۔ کہ آج رات وہ میرے پاس گزارے گا۔ تو وہ جدائی ڈالنے کی پوری کوشش کرنے لگا۔ تب وہ میرے پاس ایسی حالت میں پہونچا۔ کہ میرا محبوب میرے پاس بیٹھا تھا۔ میں نے اس کے ارادہ کو محسوس کرتے ہوئے اپنے معشوق کو گلے لگا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس انتہائی مودت نے یہ نظارہ پیدا کر دیا۔ کہ جب وہ رقیب آیا۔ تو اس نے بجز مجھ ایک کے اور کسی کو نہ دیکھا۔ اب اس رباعی کے مقابلہ میں ایک فارسی شاعر کا یہ شعر پڑھو ؎

جذبۂ شوق بحدیست میانِ من و تو
کہ رقیب آمد و نشناخت نشانِ من و تو

غرض اشتراکِ الفاظِ متعارفہ کو سرقہ قرار دینا نہائت نادانی اور حماقت ہے اور پھر یہ حماقت اور نادانی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ معاند اس انسان کی فصاحت اور بلاغت پر اعتراض کرتے ہیں۔ جس نے بہت سی عربی کتابیں تصنیف کر کے اپنے فصیح و بلیغ کلام کا معجزہ ثابت کر دکھایا۔ اور ظاہر کر دیا۔ کہ اس کو بلیغ عبارات کی آمد کا معجزہ بحر ذخار کی طرح دیا گیا ہے۔ دراصل ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی "اندھے ہیں نہ سوجاکھے جو اس کمال کو نہیں دیکھتے جو ایک دریا کی طرح بہتا ہے۔ اور ایک دو فقرہ میں توارد پا کر بدظنی پیدا کرتے ہیں۔ یہ لوگ اسی مادہ کے آدمی ہیں۔ جیسا کہ وہ شخص تھا جس کے منہ سے فتبارک اللہ احسن الخالقین نکلا تھا۔ اور اتفاقاً وہی آئت نازل ہو گئی۔ تب وہ مرتد ہو گیا۔ کہ میرا ہی فقرہ قرآن میں داخل کیا گیا ہے۔"

159

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پیغامِ صلح" کے ایک خلافِ اسلام مضمون کا جواب

خدا تعالےٰ کے نزدیک معزز وہی ہے جو متقی ہے

غیر مبایعین میں سے ایک شخص سید اختر حسین گیلانی نہ صرف اپنے آپ کو آئینہ خودنمائی میں یکتا دیکھتا ہے بلکہ اس غلط فہمی میں بھی مبتلا ہے کہ ہر طرف اس کی قابلیت کا سکہ بیٹھ چکا ہے حالانکہ پنجاب یونیورسٹی اس جیسے مولوی فاضل ہر سال کثرت سے پاس کرتی ہے۔ اور قادیان کی سرزمین میں ان کی کمی نہیں۔ مگر آپ ہیں کہ تنتان کے جمع اور تثنیہ ہونے میں الجھے چلے جاتے ہیں۔ کبھی اس بحث میں کسی کی ذات پر حملہ ہے۔ کبھی اختر صاحب لکھ دینے پر ناراضگی ہے۔ کبھی ایک کو کوس رہے ہیں۔ کبھی دوسرے کو۔ معاملہ کچھ اختلال دماغ تک جا پہنچا ہے۔ حالانکہ اگر آپ کو اختر صاحب لکھا گیا اور لفظ حسین حذف کردیا گیا تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ آج کل تو ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقہ میں عام طور پر رائج ہے کہ اختر حسین صرف اختر ہی کہلاتا ہے۔ اور لفظ حسین اصل نام نہیں۔ بلکہ اصل لفظ اختر ہی سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک باپ کے جس کا نام احمد حسین ہو۔ تین چار فرزند ہوں۔ کوئی اختر حسین ہو کوئی محمد حسین ہو۔ کوئی خادم حسین ہو۔ تو لفظ حسین خاندانی نام ہوگا۔ اور اصل نام احمد اور اختر اور محمد اور خادم ہونگے پھر ہم تو اکثر دیکھتے ہیں۔ کہ اخبار پیغام کا سٹاف اور نامہ نگار لوگوں کے نام اسی طرح لکھا کرتے ہیں۔ میرا ہی نام بجائے محمد یوسف کے یوسف لکھا ہوتا ہے۔ یا قاضی یوسف لکھا ہوتا ہے۔ کیا ہم اس سے یہ قیاس کرسکتے ہیں۔ کہ لفظ محمد کو وہ اس واسطے ترک کر جاتے ہیں۔ کہ اس نام کو برا جانتے ہیں۔ یا یہ کہ وہ ہمارا جزو نام نہیں۔ ہمارا اصل نام یوسف ہی ہے۔ اور محمد خاندانی جزو ہے۔ اکابرین پیغام تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام صرف میاں محمود ہی لکھا کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم میں سے کسی نے کبھی ان کے امیر صاحب کا نام صرف علی نہیں لکھا۔ جب بھی لکھتے ہیں مولوی محمد علی صاحب ہی لکھتے ہیں۔ پھر غیر مبایعین تو حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بھی صرف "مرزا" یا "مرزا صاحب" تحریر اور تقریر میں لیا کرتے ہیں۔

اختر کا لفظ کوئی گالی نہیں بلکہ فارسی میں ستارہ کو کہتے ہیں۔ مگر دائرے سیادت اور انانیت کو کہا جا رہا ہے۔ یہ تو ایک سید کی ہتک کی گئی ہے۔ پورا نام سید اختر حسین شاہ صاحب گیلانی لکھنا چاہیے تھا۔ اگر پیغامیت احمدیت کا صحیح مشن ہوتا تو احمدیت ان میں داخل ہو جاتی۔ خدا تعالےٰ کی یہ آواز سنائی دیتی کہ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم احمدیت میں سید وہ ہے جو مومن موحد متقی اور باعمل صالح ہو۔ ورنہ اگر آپ یا کوئی اور سید کہلا کر عمل صالح نہیں رکھتا۔ تو اس کا سید کہلانا بے حقیقت ہے۔ اور آج کل تو سید کے ایک معنے عوام کے نزدیک مفت خور۔ شکرانہ خور جن سے خیرات لے کر کھاتا ہو۔ ان پر انانیت کا اظہار کرنے والا۔ بدعمل اور گداگر کے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جولاہا ہونا کوئی ذلت نہیں۔ کیا جولاہے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نہیں۔ اگر حضرت آدم کی اولاد ہیں تو کیا آپ اولاد آدم سے خارج ہیں یا ممکن ہے کہ اپنے آپکو اس شعر کا مصداق سمجھتے ہوں۔ ؎

آدم از خاک سید از نور ہست
آدمیت ز سیداں دور است

ورنہ اولاد آدم ہو کر آپ اور ایک جولاہا خدا کے نزدیک ایک حیثیت بس ہیں۔ اور تقوےٰ کے لحاظ سے خدا کو علم ہے کہ کون قریب تر ہے۔ مگر قرآن کریم بتاتا ہے کہ انا خیر منہ کا مدعی خدا کے قرب سے راندہ اور دور ہے۔

پھر اگر پیشہ کے لحاظ سے جولاہا رذیل ہے۔ تو چاہیے آپ اور آپ کے اکابرین قوم بلکہ حضرت امیر وہ رذیل چیز جس کا نام لباس ہے اور جو جولاہے کی محنت اور ہنر اور پیشہ کا نتیجہ ہے۔ اتار پھینکیں اور انتظار کریں کہ آسمان سے آپ کے واسطے کپڑے تیار ہو کر آئیں پس اگر آپ اور آپ کا خاندان اور آپ کے اکابرین قوم اور حضرت امیر تک جولاہے کی محنت اور ہنر کے زیر بار احسان ہیں۔ تو آپ کو اپنی محسن قوم کیوں اتنی بری نظر آتی ہے۔ کیا اس وجہ سے کہ پیغامی ہونا اور محسن کش ہونا لازمی بات ہے۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ کسی مذہبی جماعت کے زوال اور انحطاط کا بدترین دور وہ ہوتا ہے جبکہ اس کے وہ افراد جنہیں علماء کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ذلیل ترین طبقہ میں سے لئے جائیں۔

جہاں تک ہم خیال کرتے ہیں اختر حسین صاحب کا یہ حملہ بھی اپنی ہی قوم کے امیر پر اور دوسرے اکابرین پر ہے۔ اور غالباً یہ پٹڑی اس غرض سے جمائی جا رہی ہے کہ اہل پیغام کے ذہن نشین کر دیا جائے کہ بموجب الائمۃ من القریش امیر قوم قریشی بالخصوص سید گیلانی ہونا چاہیئے۔ جو مولوی فاضل بھی ہو۔ تو نور علےٰ نور ہے اور جن کو عام لوگ رذیل قومیں قرار دیتے ہیں۔ ان میں سے کوئی امیر نہ ہو کیونکہ جس طرح ہنود میں برہمن اور راجپوت قابل عزت ہیں اور دوسرے لوگ اچھوت اسی طرح سادات کے نزدیک باقی امت کے افراد اور اقوام اچھوت ہیں۔

ہمارے صوبہ سرحد میں جب آپ کا یہ مضمون بابو محمد رمضان صاحب پنشنر اور ان کے فرزند ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب سب اسسٹنٹ سرجن پشاور نے پڑھا ہوگا اور جولاہا برادری کی بدقسمت نظر سے گذرا ہوگا۔ تو خدا جانے آپ کے بارہ میں اور پھر اپنے بارہ میں کیا خیال کرتے ہونگے۔

جناب اختر حسین صاحب کیا آپ تکلیف فرما کر بتا سکتے ہیں۔ کہ جو لوگ حضرت نوح علیہ السلام سے کہتے تھے وما نراک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرای (سورہ ہود)

یعنی تیرے متبع ہمارے ارذل ترین لوگ ہیں۔ جن کی رائے ہمارے نزدیک کان دھرنے کے قابل نہیں۔ خدا تعالےٰ کے وہ لوگ زیادہ قریب تھے یا وہ جو ان کی نگاہ میں ارذل ترین اور بادی الرای تھے۔ کیا ان میں سب اعلےٰ ذات کے لوگ تھے یا کوئی جولاہے اور ادنےٰ ذات کے لوگ بھی تھے۔

خاکسار قاضی محمد یوسف از پشاور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الحکم سے غیر مبائعین کا عناد

میں کچھ عرصہ سے متواتر پیغام صلح (لاہور) دیکھ رہا ہوں۔ سب سے پہلے تو "ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر قدرتاً نظر پڑتی ہے۔ جب ملفوظات پڑھ چکتا ہوں۔ تو نیچے صرف تاریخ مثلاً ۲ر نومبر ۱۹۰۲ء درج ہوتی ہے۔ دو تین پرچوں کے دیکھنے کے بعد میں نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ سہواً لفظ "الحکم" رہ گیا ہوگا۔ یا کاتب کی غلطی ہوگی۔ لیکن جب متواتر ایسا ہی ردیہ نظر آیا اور اب بھی بدستور وہی بات جاری ہے۔ تو اطمینان ہوگیا کہ جب انہوں نے قبلہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ ایڈیٹر الحکم کی مخالفت کی ٹھانی تو وہ مبارک نام "الحکم" ہاں اس خوش نصیب اخبار کا نام جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا تھا۔ ان کی آنکھوں میں خار بن کر تکلیف پہنچانے لگا۔

شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ کہیں "غیر از جماعت" احباب جنہیں غیر احمدی کہنے پر مالی امداد بند کر دینے کی دھمکی پچھلے دنوں شائع ہوئی تھی۔ یہ نہ شکوہ کریں۔ اور اس معقول بات کا جواب بن نہ آسکے۔ کہ حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کے وقت جتنے اخبارات تھے۔ ان کے ایڈیٹر جو پل پل اور گھڑی گھڑی کے حالات سے واقف تھے۔ وہ تو سب کے سب مرکزی احمدیہ جماعت کے ساتھ شامل ہیں۔ آپ کے ساتھ ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ پھر کیوں نہ ہم مرکزی احمدیہ جماعت کو ہی حق پر سمجھیں۔ اور آپ کو محض ایک باغی ٹولہ۔ اس فکر نے انہیں الحکم لفظ سے بھی مخفی طور پر بائیکاٹ کرنے پر مجبور کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شاید خاکسار کے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو پڑھ کر غیر مبائعین میں سے کوئی طالب حق متعلقہ کمیٹی کو ایسا کرنے پر توجہ دلائے اور وہ اس خیانت سے باز آجائیں۔ یہ بہت بڑی احسان فراموشی ہے کہ "الحکم" سے فائدہ تو اٹھایا جائے۔ اس کی تحریریں نقل کی جائیں۔ لیکن اس کا نام تک لکھنا دو بھر ہو۔

خاکسار:- عبدالکریم خان یوسف زئی احمدی تار ماسٹر پونچھ (کشمیر)

سندھ میں تبلیغ احمدیت

تبلیغ بذریعہ جماعتہائے مقامی

کراچی:- مولوی محمد نواز صاحب سکرٹری تبلیغ ہیں۔ جناب ڈاکٹر بدرالدین صاحب نے "عبادت" کے موضوع پر تھیوسوفیکل سوسائیٹی میں ایک لیکچر دیا۔ تین دوستوں کو خاص طور پر تبلیغ کی جارہی ہے۔ جو احمدیت کے قریب ہیں۔ چار چھوٹے چھوٹے مناظرے بھی کئے گئے۔ اور تعلیم یافتہ طبقے میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ ایک مناظرے کے دوران میں ایک شامی مولوی صاحب نے عربی میں گفتگو کے ذریعہ رعب ڈالنا چاہا مگر احمدیت کے دلائل نے اسے بہت جلد خاموش کر دیا۔ اور سامعین پر خدا کے فضل سے اس کا بہت اچھا اثر پڑا۔

کوٹری:- برادرم عبدالوہاب خان صاحب سکرٹری تبلیغ ہیں۔ ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں ہوئیں ۸۳ دوست زیر تبلیغ ہیں۔ اور تقریباً تمام احباب انفرادی طور پر تبلیغ میں حصہ لے رہے ہیں۔

میرپور خاص۔ بابو عطاء اللہ صاحب سکرٹری تبلیغ ہیں انجمن انصار اللہ قائم ہو چکی ہے۔ اور احباب حسب موقع تبلیغ میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔

راویتانی۔ جناب پیر عبدالعلی صاحب اس جماعت کے روح رواں ہیں۔ آپ نے مولوی محمد صالح صاحب کے ہمراہ متعدد دیہات کا دورہ کیا۔ احباب کے دو وفود نے قریب کے دو گاؤں میں تبلیغ کی۔ اور بارہ ٹریکٹ تقسیم کئے

باڈہ۔ جناب حکیم میر احمد صاحب آنریری مبلغ کا کام کر رہے ہیں انصار اللہ کا ایک جلسہ ہوا۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں ہوئیں چار گاؤں زیر تبلیغ ہیں۔ بذریعہ وفد پیغام حق پہنچایا جارہا ہے۔ ۱۶ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ۸ آدمی خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ حکیم صاحب کا ایک غیر احمدی مولوی صاحب سے مناظرہ ہوا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو نمایاں فتح حاصل ہوئی۔

کمال ڈیرہ:- حکیم محمد موہیل صاحب سکرٹری تبلیغ ہیں۔ اور نہایت مخلص اور محنتی نوجوان ہیں۔ انصار اللہ کے تین جلسے منعقد کئے گئے۔ اور مختلف مضامین پر احباب کو نوٹ لکھائے گئے۔ فرداً فرداً تبلیغ کی جارہی ہے ایک صاحب کو براہین احمدیہ بغرض مطالعہ دی گئی۔

سکھر:- ۱۵ دوست خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ معززین میں تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ ماہ زیر رپورٹ میں جناب مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ تشریف لائے تھے۔ آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ اور تقریر کے بعد جس محبت سنجیدگی اور معقولیت سے مخالفین کے سوالات کا جواب آپ نے دیا اس کا ہر سننے والے پر ایک خاص اثر تھا۔ جولائی کے آخر میں احرار کے ٹریکٹ کے جواب میں ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا تھا۔ اس کا جواب آج تک احرار سے نہیں بن پڑا۔ اور نہ آئندہ اس کی امید ہے۔ کیونکہ جب سے مولوی عطاء اللہ کی تقریر سکھر میں ہوئی ہے۔ پبلک نے سمجھ لیا ہے کہ احرار کے امیر شریعت بھی جماعت احمدیہ کے دلائل کا جواب نہیں دے سکتے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جماعت سکھر کی تمام تر توجہ گذشتہ چند ماہ میں احرار کی طرف رہی ہے۔ مگر جو نمایاں فتح بالآخر جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی ہے اس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا جائے کم ہے اس ضمن میں جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب کا ذکر کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ آپ اب آگرے جا چکے ہیں۔ مگر جو کام (ص) آپ نے جماعت سکھر میں کیا ہے وہ ہمیشہ آپ کی یاد کو تازہ رکھے گا۔

تبلیغ بذریعہ مبلغین

مولوی عبدالقادر صاحب۔ آپ کراچی کے لئے مخصوص ہیں۔ قرآن مجید کا درس دے رہے ہیں۔ اور چند روز سے کراچی میں جو چھوٹے چھوٹے مناظرے ہوتے ہیں اور جو روزانہ مسلسل دو دو گھنٹے تک جاری رہتے ہیں ان میں آپ ہی جماعت احمدیہ کی نمائندگی فرماتے ہیں۔

مولوی محمد مبارک صاحب۔ آپ ایک احمدی رئیس وڈیرہ محمد نعیم صاحب کے بچوں کی تربیت کے لئے مخصوص ہیں۔ مگر ساتھ ساتھ تقاریر اور انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چار دیہات میں تشریف لے گئے اور ہر جگہ پیغام حق پہنچایا۔

مولوی محمد صالح صاحب آپ نے ضلع نواب شاہ میرپور خاص وغیرہ کا دورہ کیا۔ اور قریباً ۱۲ دیہاتوں میں پیغام حق پہنچایا۔ آٹھ تقریریں کیں۔ متعدد ٹریکٹ اور کتب گاڑیوں وغیرہ میں تقسیم کئے ایک غیر احمدی رئیس کو ہر مسئلہ پر مضامین پر دلائل لکھ کر دئے۔ اور ایک دوست جو بی اے ہیں اور احمدی نہیں ان پر اتنا اثر ہوا۔ کہ انہوں نے پانچ روپے چندہ قادیان بھیجا اور وعدہ کیا کہ آئندہ بھی دینی امور میں حصہ لیتے رہینگے۔ آپ راویتانی تشریف لے گئے تھے۔ وہاں (ص)

(ص) وہاں تین افراد نے بیعت کی جن کے بیعت کے نام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجے جا چکے ہیں۔ خاکسار:- اللہ داد قائم مقام سکرٹری تبلیغ پراونشل انجمن احمدیہ سندھ سکھر

115

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعت اسلام

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان)

حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب کا عالمانہ مضمون جس میں دکھایا گیا ہے۔ کہ اسلام کس طرح دنیا میں پھیلا۔ کتابی صورت میں عمدہ کاغذ اور عمدہ چھپائی کے ساتھ ۲۵۸ صفحات پر شائع شدہ ہے۔ اور قیمت صرف آٹھ آنہ ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مومن کا ایمان ترقی پکڑتا ہے۔ کہ کس طرح اسلام کی ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے تائید و نصرت کی قادیان میں یہ کتاب مینیجر رسالہ تعلیم الدین سے مل سکتی ہے۔ سب احمدیوں کو چاہئے۔ کہ اس کتاب کو پڑھیں۔ اپنی لائبریریوں میں رکھیں اور غیر مسلموں میں تقسیم کریں۔

نوٹ:۔ دس سے زائد کتابیں منگوانے والے دوست قریبی ریلوے سٹیشن کا نام لکھیں اور رقم معہ محصول حتی الوسع پیشگی بھیجیں۔ صرف ایک کتاب منگوانے والے موازی تین آنے محصولڈاک علاوہ قیمت کتاب موازی آٹھ آنہ ارسال فرمائیں۔ کتاب ناپسند ہو تو سات دن تک واپس کر سکتے ہیں۔

ضرورت رشتہ

ایک شریف صالح۔ جوان عمر ۳۲ سال برسر روزگار قادیان میں مستقل رہائش رکھنے اور سکونتی مکان والے دوست کو صرف اولاد کی غرض سے نکاح ثانی مطلوب ہے۔ لڑکی صورت و سیرت اور صحت اخلاق میں ذاتی طور پر پسندیدہ ہو۔ قومیت کی کوئی شرط نہیں۔ اہل علم و دین خاندان کو ترجیح دی جائے گی۔ جملہ خط و کتابت بصیغہ راز رکھی جائے گی۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم بقاپوری واعظ مقامی قادیان۔

تحفہ کشمیر

پشمینہ فی گز ۵ سے ۶ روپے خالص اونی کشمیر فی تھان درجہ اول ۶ درجہ دوم للعہ شال پشمینہ عـہ سے ہے لوئی خود رنگ دوہری درجہ اول عـہ درجہ دوم ہـعہ۔ لوئی ایک بری خود رنگ عـہ لوئی ایک بری سفید عـہ زعفران مونگرہ فی تولہ عہ درجہ دوم عہ زیرہ سیاہ فی سیر عـا بنفشہ فی سیر عـا سلاجیت فی تولہ ۸ محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر جی ایم منیجر شال ایجنسی سوپور کشمیر

تریاق حیران

دھات۔ رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوشرو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۲۴ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے؟ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے (عـا) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر عـہ لکھنؤ

رسالہ محشر خیال دہلی

کا نمونہ مفت منگا کر خریدار ہو جائیے مفت نمونہ طلب کرنے کیلئے

محشر خیال دہلی پتہ کافی ہے۔

مکمل باورچی خانہ

کھانا پکانے کی سب سے بڑی کتاب۔ ۳۰۰ صفحے کی ضخامت جس میں ۱۵ وضع کی روٹی ۲۰ وضع کے سالن ۲۱ وضع کے پلاؤ ہر قسم کی مٹھائی ۱۵ وضع کی ترکاریوں بیسوں وضع کے اچار مربے چٹنیاں اور تقریباً ۳۰ وضع کے انگریزی کھانے اس کے علاوہ اکثر ایسے الطریفل چٹنیاں نمک سلیمانی امرت دھارا وغیرہ جن کی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے علاوہ ازیں بیماروں کے کھانے ہر مذہب کے لحاظ سے قیمت مجلد بارہ آنہ (۱۲)

منیجر محشر خیال اردو بازار دہلی

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی ہے آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر۔ موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا، امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جنگجو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (حـہ) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بیت المقدس ۱۹ اکتوبر۔ فلسطین میں اکے دکے حملے جاری ہیں کہیں کہیں بندوقوں کے فائر بھی ہو جاتے ہیں۔ حکام اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ انسدادی تدابیر بہر کیف اختیار کی جائیں گی جیفا لیدا کے درمیان جہاں گو دہ فوج سے بھری ہوتی ٹرین کو اڑا دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ دو دیہات کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا ہے اس کے علاوہ لیدا میں دو عرب گھروں کو جلا دیا گیا ہے۔ لیدا اور اس کے مضافات میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے لوگوں کو صرف دو گھنٹے گھروں سے باہر نکلنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور وہ بھی اس لئے کہ وہ سامان خورد و نوش خرید سکیں۔

شملہ ۲۰ اکتوبر۔ ملک معظم نے خواہش ظاہر کی ہے کہ سال ہائے ماسبق کی طرح امسال بھی سلطنت برطانیہ میں ۱۱ نومبر کو یوم صلح منایا جائے۔ یعنی ۱۱ بجے دن دو منٹ کے لئے بالکل خاموشی اختیار کی جائے۔ اور اس وقفہ کے لئے تمام کام چھوڑ دئے جائیں۔ گورنر جنرل نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ ملک معظم کی تمام وفادار رعایا ان کی اس خواہش کے مطابق عمل کرے گی۔ برطانی ہندوستان میں خاموشی کا وقت گیارہ بجے ریلوے ٹائم ہوگا

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ آج صبح سات بجے پنجاب کے مختلف شہروں میں زلزلہ کا ایک شدید جھٹکا محسوس کیا گیا۔ جو تین سیکنڈ تک جاری رہا۔ گڑگڑاہٹ کی آواز بھی پیدا ہوئی ابھی تک کسی قسم کے نقصان جان و مال کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

ترچناپلی ۱۹ اکتوبر۔ اطلاع مظہر ہے کہ علی الصبح بم پھٹنے سے دو اشخاص ہلاک اور دس شدید مجروح ہو گئے بیان کیا جاتا ہے کہ بم کے دھماکہ سے آگ لگ گئی۔ اور تیس دوکانیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ مجروحین میں سے چار مخدوش حالت میں ہیں۔ ایک لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے

لکھنؤ ۱۹ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس مسٹر جناح کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں صدر کو اختیار دیا گیا، کہ وہ مجلس عاملہ کے ارکان کو جنکی تعداد اکیس سے زائد نہ ہو۔ منتخب کر لیں اور مسلم لیگ کا مرکزی دفتر دہلی سے بمبئی میں تبدیل کر لیں۔

جھریا ۱۹ اکتوبر۔ یہاں ایک کان کے مزدوروں نے جو ہڑتال کی تھی۔ وہ ختم ہو گئی ہے مزدوروں کے مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں اور پولیس کا پہرہ ہٹا دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۱۹ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حافظ محمد ابراہیم کانگرسی امیدوار اور مولوی عبد السمیع (مسلم لیگ) کے درمیان شدید انتخابی جنگ ہوگی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ختم ہوتے ہی مسٹر جناح اور راجہ صاحب محمود آباد لیگ کے امیدوار کے حق میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے اس حلقہ کا دورہ کریں گے۔ کانگرس نے بھی اپنا پراپیگنڈا شروع کر دیا ہے اور پنڈت جواہر لال نہرو بھی اس حلقہ کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ احراری لیڈر ہندوؤں کے ہمنوا ہو کر مسلم لیگ کے خلاف زہر اگلنے میں بدستور مصروف ہیں۔ چنانچہ گذشتہ شب صدر احرار اور امیر شریعت احرار نے فتح پوری مسجد میں تقریریں کیں۔ جن میں مسلمانوں کے موجودہ سیاسی اتحاد میں رخنہ اندازی کرنے کے لئے مسلم لیگ کے خلاف بہت کچھ کہا گیا۔ مولوی عطاء اللہ بجنور جا رہے ہیں۔ تاکہ وہاں کانگرسی امیدوار حافظ محمد ابراہیم کے حق میں پراپیگنڈا کریں۔

پشاور ۱۹ اکتوبر۔ محمد زمان خان نے درخواست دی ہے کہ انہوں نے خان محمد عباس خان وزیر صنعت و ممبر ڈیموکریٹک پارٹی کے خلاف جو انتخابی عذرداری کر رکھی ہے۔ اسے واپس لینے کی اجازت دی جائے۔ ٹریبونل اس درخواست پر جلد ہی غور کرے گا۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ مسلم حلقوں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے مسلمان نوجوان فروری میں آل انڈیا مسلم لیگ والنٹیر کانفرنس کے انعقاد پر غور کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں کارکنان مسلم کامریڈز لیگ نمایاں دلچسپی اور سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کانفرنس کی صدارت کے لئے چوہدری خلیق الزمان ایم ایل اے یوپی کا نام لیا جا رہا ہے۔

نانکن ۱۹ اکتوبر۔ ایک چینی اطلاع مظہر ہے کہ شانسی کے دار السلطنت سے ۶۰ میل شمال کی طرف یوان پینگ کے نواح میں چینیوں نے ۴۰ ہزار جاپانیوں کو محصور کر لیا ہے۔ جاپانیوں پر جو بے تابانہ جنگ کے بعد محصور ہو چکے ہیں۔ ہوائی جہازوں سے یہ پیغام بھیجے جا رہے ہیں۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے متحدہ طور پر ڈٹے رہو۔ ان پیغامات میں وعدہ کیا گیا ہے کہ کمک بہت جلد بھیجی جائے گی۔

لکھنؤ ۱۹ اکتوبر۔ ترمیم شدہ دستور سیاسی منظور کرنے کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اجلاس بہت کامیاب رہا ہے اور لیگ کی تاریخ میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ لیگ نے غور و خوض اور احتیاط سے اپنا پروگرام اور پالیسی مرتب کئے ہیں۔ جو نہ صرف اکثریت رکھنے والی جماعت بلکہ ہندوستان کی تمام اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ مزید کہا کہ ہندو مسلمانوں کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ مگر مسلمان موت کو غلامی پر ترجیح دیں گے

بیت المقدس ۱۹ اکتوبر۔ ان دنوں فلسطین میں دور تشدد پوری شدت سے جاری ہے۔ ایک تھانہ پر حملہ اور رائفلوں اور بارود وغیرہ کی چوری کے نتیجہ میں دھاریہ گاؤں کو ۲ ہزار پونڈ جرمانہ کیا گیا ہے۔ کئی ایک گھر گرا دئے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حیفا سے مصر کی طرف جانے والی ایک گاڑی غزہ کے نزدیک تباہ ہونے سے بچ گئی۔ اسے اڑانے کے لئے لائن کے نیچے بارود کا ذخیرہ جمع کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ شام میں ایک نئی عرب مجلس عظمیٰ بنائی جا رہی ہے۔ اس میں پرانی کمیٹی کے ارکان کے علاوہ عراق شام اور لبنان کے پانچ نیشنلسٹ عرب شامل ہونگے۔

ناگپور ۱۹ اکتوبر۔ وزیر اعظم سی پی نے گورنر سی پی کو کھدر کا جو تھان بطور تحفہ دیا تھا۔ اس کا ہز ایکسی لنسی نے سوٹ تیار کرا لیا ہے چنانچہ کابینہ کے گذشتہ اجلاس میں وہ کھدر کا سوٹ پہن کر شامل ہوئے۔ سچ ہے۔ جیسا دیس ویسا بھیس

امرتسر ۱۹ اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۶ پائی سے ۳ روپے ۵ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۵ آنے سے ۷ روپے ۱۱ آنے تک کپاس ۴ روپے ۱۴ آنے روئی ۱۱ روپے ۱۲ آنے سونا ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ مفتی کفایت اللہ صدر جمعیۃ العلماء ہند اور مولوی سعید احمد سکرٹری کو ان کی تفرقہ انداز سرگرمیوں کے باعث مسلم لیگ نے اپنی کونسل سے نکال دیا ہے۔

پونہ ۱۹ اکتوبر۔ حکومت بمبئی نے وہ تمام احکام جو گذشتہ حکومت نے ہنگامی اختیارات کے ماتحت مختلف افراد یا انجمنوں کے خلاف جاری کئے تھے منسوخ کر دئے ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی